تبصرۂ کتب

ریڈیو تقاریر

ملنے کا پتہ : ادارہ مجددیہ ناظم آباد ۳؎ کراچی ۱۸ ۔

کراچی ——— جی ہاں اُجڑی ہوئی کراچی میں چند سال قبل ایک شیخ طریقت تھے ——— جن پر طریقت کو ناز تھا تو علم ان کے گھر کی لونڈی ۔ نام سیّد زوار حسین شاہ، سلسلہ نقشبندی مجدّدی' حضرت مجدّد کی سوانح لکھی تو ایک دنیا حسرت سے جھوم اٹھی ۔ فرزندِ مجدّد خواجہ محمد معصوم کے مکتوبات کا ترجمہ کر کے اہلِ علم پر احسان کیا تو ان کی مبسوط سوانح لکھ کر بڑا نام کمایا ۔ فقہ و سلوک پر کتابیں لکھیں تو ابتدائی صدیوں کے فقہاء اور علمارِ سلوک کی صف کے آدمی معلوم ہونے لگے ۔ کراچی کے ریڈیو سٹیشن والے اس گوہرِ یکتا سے استفادۂ عام کی غرض سے درخواست کرتے تو وہ درویشِ خدامست نام و نمود سے بے نیاز ہونے کے باوصف دعوت و تبلیغ کی غرض سے وہاں جا پہنچتا ——— پہنچنا ضروری بھی تھا کہ بدقسمتی سے ان اداروں پہ جاہلوں کی چھاپ عام ہے ' ایسے میں ایک آدھ صاحب نظر ہو تو سبحان اللہ !

لطف یہ ہوا کہ ریڈیو کی نشری تقاریر کے مسودے کاربن کاپی اور فوٹو کے ذریعہ محفوظ فرماتے رہے جو ان کی بالغ نظری کی دلیل ہے ' انہیں فرزند ملے تو سید فضل الرحمٰن جیسے جو وراثتِ علم کو سنبھالنے والے ثابت ہوئے اور اس دور کی صاحبزادگی سے نفور اور خادم ملے تو حاجی محمد اعلیٰ جیسے ——— جو صوفی باصفا ہیں' اعلیٰ پایہ کے خوشنویس ہیں ' اشاعت کا ستھرا ذوق رکھتے ہیں اور مرشد سے قلبی لگاؤ ——— چاہتے ہیں کہ شیخ کی ہر سطر محفوظ ہو ——— سو الحمدللہ سید فضل الرحمٰن نے اس ذخیرہ کو مرتّب کیا ۔ اعلیٰ صاحب نے کتابت کر کے خوبصورتی سے چھپوا دیا ۔ اعتقادی' عملی' اخلاقی اور دوسرے موضوعات پر ۱۳۰ سے زائد تقریریں ——— ایک سے ایک بڑھ کر، جچا تلا انداز ، علم کی باتیں پڑھ کر تربیت کا خود سامان ہو اور تہذیبِ نفس کی نعمت میسّر آئے ۔ موجودہ معاشرتی خرابیوں اور قومی بے اعتدالیوں کا علاج مہیا ہو ——— ایک ایک لفظ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ——— لکھائی چھپائی ، کاغذ و تجلید ہر چیز ایسی کہ آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو گویا حسنِ معنوی

(باقی ص ۶۴ پر)

.com
id.com